اداریہ

قرآن و سنّت دینی تحقیقات کا دائمی موضوع ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن و سنّت، خدا کی کائنات اور شریعت )تکوین و تشریع( کا بیان ہیں۔ لیکن جہاں خدا کی کائنات میں ہر آن نئی نئی جہات سامنے آ رہی ہیں، وہاں انسانی افعال اور تعاملات میں بھی آئے دن پیچیدگیاں اور نئی جہات سامنے آ رہی ہیں۔ کائنات اور سماج کی منیجمنٹ انسان سے ہر دن نئی قانون سازی مانگتی ہے جس کی وجہ سے کسی ملک و ملت کی مقننہ کی کبھی چھٹی نہیں ہوئی۔ آج Post modern دَور کے تشریعی تقاضے پورے کرنا قانون گذار کی ذمہ داری ہے۔ لیکن اسلام میں قانونگذار کی حیثیت بنیادی طور پر قرآن و سنّت کو حاصل ہے۔ یقینا یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنّت کے ابعاد بھی اتنے وسیع، متنوع اور عمیق ہیں جتنی خداوند تعالٰی کی کائنات اور انسانی سماج وسیع، متنوع اور عمیق ہے۔ بنابریں، کائنات کے متنوع حقائق کو کشف کرنے اور انسانی سماج کے متنوع مسائل کا حل اور حکم بیان کرنے کےلئے قرآن و سنّت پر تحقیق کا کام کبھی مکمل نہیں ہوگا اور یہ موضوع، دینی تحقیقات کا دائمی موضوع رہے گا۔ لیکن اس کا تقاضا تکرار نہیں، ابتکار ہے۔ بدقسمتی سے قرآن و سنّت پر تحقیقات میں تکرار کا عنصر غالب نظر آتا اور ابتکار کم دکھائی دیتا ہے۔

اِس پسِ منظر میں ہر تحقیقی ادارے اور رسالے کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے محققین کے کام کو ترجیح دے جن کی تحریر میں قرآن و سنّت کی روشنی میں نئے حقائق اور جدید احکام بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔ اس تقاضا کے پیشِ نظر مجلہ نور معرفت کی ٹیم کی بھرپور کوشش یہی رہتی ہے کہ اس مجلہ کے دامن میں ایسی تحقیقات کو جگہ دی جائے جو قرآن و سنّت کی ابتکاری تعلیمات پر مشتمل ہوں۔ لہذا اِس مجلہ کے زیر نظر شمارہ میں بھی قرآن کریم کی ایک قدیم تفسیر "التبیان فی تفسیر القرآن" پر نئے انداز میں نگاہ ڈالی گئی ہے اور آنے والے مفسرین کےلیے ایک قدیم تفسیر کی دقیق تفسیری روش بیان کی گئی ہیں تاکہ وہ نئے دور کے تقاضے پورا کرتے وقت، قدماء کی روش کے برتر اصولوں کی پیروی کر سکیں۔

اسی طرح اس شمارہ میں ایک مستقل مقالہ کے ضمن میں"رسول اکرمﷺ کی سیاسی سیرت کے رہنما اصول" اجاگر کیے گئے ہیں جن کی پیروی میں ہر شخص اپنے اقتدار کی حدود میں کامیابیاں پا سکتا ہے۔ قرآن و سنّت کی تعلیمات پر ایمان اور عمل کا نام دینداری ہے۔ دینداری اتنی اہم ہے جتنی قرآن و سنّت کی تعلیمات اہم ہیں۔ لیکن آج دینداری کو بنیادی چیلنج درپیش ہیں۔ بدقسمتی سے اس موضوع پر بھی ہنوز بہت کچھ لکھنے کی ضرورت ہے۔ دین کی درست ترجمانی اور دینداری کی منطقی بنیادوں کو برہانی اسلوب میں بیان کرنا آج کے دَور کا سب سے بڑا تقاضا ہے۔ اِس موضوع پر بھی مجلہ نور معرفت کے اس شمارہ میں "دین و ایمان-عبادت و عرفان" کے عنوان سے ایک مقالہ شامل ہے جو اپنے قاری کو موضوع کی نئی اور عمیق جہات سے متعارف کرواتا ہے۔ اس شمارہ میں ایک مقالہ " امام شناسی، علم تاریخ اور علم کلام کی روشنی میں" کے عنوان سے بھی شامل ہے جو اپنے دامن میں امامت کےموضوع پر ابتکاری بحثیں سموئے ہوئے ہے۔ اِس مقالے میں امام شناسی کے حوالے سے علمِ کلام اور علمِ تاریخ کی Approach کا فرق اجاگر کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ پڑھنے کے بعد ایک محقق کےلیے یہ طے کرنا ضروری ہو جاتا ہے کہ امامت کے موضوع پر کس علم کے منظر اور کس Methodology کےتحت بحث کرے ۔

نور معرفت کے زیر نظر شمارے میں ایک اور مقالہ"انسانیت کا آخری مسیحا" کے عنوان سے شامل ہے۔ یہ مقالہ انسانیت کے مستقبل کے حوالے سے مختلف ادیان کی تشویش اور تدبیر کی ترجمانی کرتے ہوئے بنی نوعِ انسان کو ایک ایسے روشن مستقبل کی نوید سناتا ہے جس میں نہ رنگ و نسل اور ملک و ملت کا امتیاز باقی رہے گا، نہ کوئی ظلم و زیادتی۔ اس مقالہ کے مطالعہ کے بعد قاری پر یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ بنی نوعِ بشر کا درد مشترک ہے اور اِس درد کی دوا بھی مشترک ہے۔ لہذا ضرورت اِس امر کی ہے کہ انسانیّت ایک مشترکہ لائحہ عمل کے تحت اپنے درد کا مداوا کرے اور اپنے آخری مسیحا کے ظہور کی راہیں ہموار کرے۔ بصورتِ دیگر، ظلم کی یہ سیاہ رات جو عالم انسانیّت کے افق پر چھائی ہوئی ہے، چھٹ نہ پائے گی۔ اس شمارہ میں "مولانا رومؒ اور اسلام کی تعبیرِ نو" کے عنوان کے تحت ایک اور مقالہ میں امتّوں کے عروج و زوال میں اربابِ علم و دانش کے کردار کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اِس مقالہ میں مولانا روم کی اُن خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے جو انہوں نے مسلم امّت اور اسلامی تہذیب کی ترقی و کمال کےلئے سرانجام دیں۔ یقینا یہ مقالہ اربابِ دانش کےلیے اپنی علمی خدمات کا قبلہ درست رکھنے اور درست کرنے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ اس شمارے کا آخری مقالہ کتاب شناسی سے مربوط ہے جس میں " الفصول المهمة فى معرفة الائمة " جیسی ایک انتہائی اہم کتاب کا دقیق تعارف پیش کرنے کے ساتھ ساتھ عالمِ اسلام میں ایسی کتب کی تالیف کی اہمیّت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ سہ ماہی علمی، تحقیقی مجلہ نور معرفت کا یہ شمارہ، تکراری ادبیات کی جگہ ابتکاری لڑیچر کے باب میں ایک اہم اضافہ شمار ہو گا۔ان شاء اللہ!

## ٭٭٭٭٭٭